75443 ـ معصیت و گناہ کے اڈوں پر گاہك پہنچا كر كمیشن لینے كا حكم

سوال

میں جرمنی میں رہتا ہوں میرا ایك دوست ٹیكسی ڈرائیور كہتا ہے كئی بار سواری ہمیں فحاشی كے اڈے پر پہنچانے كا كہتی ہے، اور سواری وہاں اتارنے كر سواری سے اجرت لینے كے بعد ہمارے ٹیكسی ڈرائیور كو اختیار ہے كہ وہ اڈے پر جا كر كمیشن اور انعام حاصل كرے، جو تقریبا تیس یورو سے كم نہیں ہوتی، ہماری یہ دوست سواری اتار كر واپس آ جاتا ہے اور اڈے سے كچھ نہیں لیتا، سوال یہ ہے كہ:
كیا اس كے لیے بخشش یا انعام یا كمیش لینا جائز ہے، اور بنك سے سودی فوائد لے كر خود استعمال نہ كرے بلكہ اسے مسلمانوں كے رفاہ عامہ میں خرچ كرنے پر قیاس كرتے ہوئے یہ كمیشن بھی اسے ان كے پاس چھوڑنی نہیں چاہیے كیا ایسا كرنا صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

چاہیے تو یہ تھا كہ ان گناہ اور معصیت كرنے والوں كو معصیت كے اڈے پر لےجانے كے حكم كا سوال كیا جاتا، نہ كہ انہیں ان فحاشی اور برائی كے اڈوں پر پہنچا كر كمیشن لینے كا سوال كیا جاتا، یہ كمیش تو انہیں وہاں پہنچانے كے حكم كے تابع ہے.

سوال نمبر (10398) كے جواب میں نافرمانی اور گناہ كا ارتكاب كرنے والے افراد كو معصیت و نافرمانی اور برائی كے اڈوں پر پہنچانے كی حرمت كا بیان ہو چكا ہے، تو اس طرح ڈرائیور كے لیے حرام ہے كہ وہ كسی بھی شخص كو ایسی جگہ لے كر جائے جہاں یقینی طور پر اسے معلوم ہو كہ وہاں معصیت و نافرمانی ہوتی ہے مثلا زنا و فحاشی كے اڈے اور ڈانس كلب اور نائٹ كلب، اور مخلوط سوئمنگ پول وغیرہ، یا اس كا غالب گمان ہو كہ وہاں برائی ہوتی ہے.

اور اگر ڈرائیور ایسا كرتے ہوئے كسی شخص كو ان برائی كے اڈوں پر پہنچاتا ہے تو وہ بھی ان كے ساتھ گناہ و برائی اور فحاشی اور ان كے جرائم میں برابر كا شریك ہے، اور یہ گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون شمار ہو گا.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرو یقینا اللہ

تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدة (2).

اور اگر وہ علم ہونے کے باوجود ایسا کام کرتا ہے تو اسے جتنی جلدی ہو سکے توبہ و استغفار کرتے ہوئے آئندہ کے لیے عزم کرنا چاہیے کہ وہ ایسا کام دوبارہ نہیں کریگا، اور وہ اس گندے اور خبیث مال کی طرف متوجہ نہ ہو جو ان فحاشی اڈوں کے مالك اسے دینگے، اسے اس سے فقیری ہی بہتر ہے.

اور مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ان فحاشی اور برائی کے اڈوں کے مالکوں کو اس برائی سے منع کرے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو اسے وہ اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس میں استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

تو جو شخص اپنی گاڑی سے اتر کر ان فحاشی کے اڈوں پر گناہ و معصیت کرنے والے شخص کو پہنچانے کی کمیش وصول کرنے کے لیے جانے والے پر شریعت نے برائی کو روکنا واجب کس طرح کیا ہے ؟!

تو اس طرح نہ تو وہ برائی کو ہاتھ سے روکنے والا بن سکا، اور نہ ہی اپنی زبان سے روکنے والا، اور نہ ہی اپنے دل سے برائی روکنے والا بنا، جو کہ اس شخص کے بہت ہی خطرناك معاملہ ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (تو وہ اسے روکے) امت کے اجماع کے مطابق یہ امر وجوب کے لیے ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وجوب تو کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، اور یہ اسی نصیحت اور خیر خواہی میں سے ہے جو کہ دین ہے ...

اور آپ یہ جان لیں کہ یہ مسئلہ یعنی امر بالمعروف اور عن المنکر کا مسئلہ بہت عرصہ سے لوگوں نے ترك کر کے اسے ضائع کر کے رکھ دیا ہے اور اس دور میں صرف اس کا نام و نشان ہی باقی بچا ہے اور بہت ہی قلیل عمل ہوتا ہے، اور یہ باب بہت عظیم ہے، اس سے ہی حکمران اور معاشرہ سدھرتا ہے، اور جب خرابیاں اور برائیاں عام ہو جائیں تو پھر ہر نیك و بد اس کی سزا کی لپیٹ میں آ جاتا ہے، اور جب ظالم کا ہاتھ نہ روکا جائے تو خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اپنا عذاب اور سزا عمومی طور پر نازل کر دے اور سب اس کی لپیٹ میں آ جائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو اس کی حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ یا المناك عذاب نہ پہنچ جائے .

انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (2 / 22 ـ 24) مختصرا.

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جان بوجھ کر کسی حرام فعل کا مرتکب ہونا حلال نہیں تا کہ وہ اس کے ذریعہ مال کمائے اور اسے مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے لیے خرچ کرے، بخلاف اس شخص کے جو شخص سود، یا حرام کمائی سے توبہ کرتا ہے، تو اس طرح کے لوگوں کی توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس طریقہ سےکمائے ہوئے مال کو نیکی و خیر کے کاموں میں صرف کریں.

واللہ اعلم .